اردو

الرئاسة العامة لشؤون المسجد الحرام والمسجد النبوي

ادارہ عامہ برائے امور حرمین شریفین
ادارہ امر بالمعروف و نہی المنکر
مسجد الحرام ؛ مکہ مکرمہ

توسل اور وسیلہ میں صحیح عقیدہ

اھم ترین قواعد:

پہلاقاعدہ: نصوص شریعت کو ایسے سمجھنا بہت ضروری ہے جسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمجھے ہیں۔ جنہوں نے نزول قرآن اور اس کے اسباب کا مشاہدہ کیا اور رسول اللہ ﷺ کے مقاصد کو سمجھا۔ اور آپ کی مراد کو پایا ۔ اس میں سے توسل بالصالحین سے اصل مراد کا سمجھنا بھی ہے۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:" جمعہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ پڑھنے کے دوران ایک اعرابی کھڑا ہوا اور کہا :یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مال تباہ ہوگاہ، بچے بھوکے مر گئے، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سے ہمارے حق میں دعا کیجئے "۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے؛ اور دعا کی"۔ (البخاری).

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ سے آپ کی حیات مبارکہ میں ایسے ہی وسیلہ پکڑا کرتے تھے۔یعنی آپ کی دعا کا وسیلہ اپناتے۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد وہ ایسے وسیلہ نہیں اپناتے تھے جیسے آپ ﷺ کی حیات مبارک میں کرتے تھے۔ لیکن اس کے بجائے زندہ موجود بزرگوں کی دعا کا وسیلہ اختیار کرتے تھے۔ جیسا کہ صحیحین میں ہے: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ:" جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے دعا کرتے اور فرماتے :" اے اللہ ہم ترے پاس ترے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ: لے کر آیا کرتے تھے تو تو ہمیں سیراب کرتا تھا اب ہم لوگ اپنے نبی کے چچا (عباس رضی اللہ عنہ) کا وسیلہ لے کر آئے ہیں ہمیں سیراب کر"۔ راوی کا بیان ہے کہ:" لوگ سراب کئے جاتے اور بارش ہوجاتی"۔ صحیح: رواہ البخاری فی الاستقاء (1010).

یعنی وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دعا کرواتے تھے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ سے دعا کروایا کرتے تھے۔ اگر فوت شدگان صالحین کا وسیلہ اختیار کرنا جائز ہوتا تو صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس نہ جاتے۔

دوسراقاعدہ: مسئلہ میں وارد تمام دلائل کے مابین جمع و تطبیق بہت ضروری ہے؛ تاکہ صحیح نتیجہ اخذ ہوسکے۔ جب کہ بعض دلائل کو اختیار کرنا اور بعض کو ترک کردینا یہ اہل بدعت اور ان گمراہ لوگوں کا طریقہ ہے جو ان متشابہات کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے؛ارشاد فرمایا:آل عمران 7)"وہی تو ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی جس کی بعض آیتیں محکم ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ ہیں تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات کا اتباع کرتے ہیں تاکہ فتنہ برپا کریں "۔

تیسراقاعدہ: وہ تمام دلائل جن سے مخالفین مسئلہ توسل میں استدلال کرتے ہیں؛ وہ یا تو صحیح ہیں؛ مگر واضح نہیں ہیں۔ جیسا کہ یہ آیت کریمہ :(المائدہ 35)" اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ تلاش کرتے رہو اور اس کے رستے میں جہاد کرو تاکہ کامیاب ہوجاؤ"۔

یہ دلیل ثبوت کے اعتبار سے قطعی ہے؛ مگر مخالفین کے باطل اور ممنوع وسیلے اختیار کرنے میں واضح اور صریح نہیں ہے۔ بلکہ یہ مشروع توسل پر دلالت کرتی ہے جیسے نیک اعمال کا وسیلہ ؛ حضرات صحابہ کرام نے اس کی تفسیر ایسے ہی کی ہے۔ ان مفسر صحابہ میں سے ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ آپ نے اس کی تفسیر قربت سے کی ہے۔ اور آپ کے شاگرد قتادہ نے اس کی تفسیر نیک اعمال اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے کی ہے۔

یا تو پھر وہ دلائل واضح تو ہیں؛ مگر صحیح نہیں ہیں۔ جیسے وہ حدیث جس سے مخالفین بحق نبی؛ یا بجاہ نبی کے وسیلہ کے جواز پر استدلال کرتے ہیں؛ جس میں ہے: "جو کوئی اپنے گھر سے نماز کے لیے نکلا۔ اور پھر یہ دعا کی:
" اے اللہ ! میں آپ سے تمام مانگنے والوں کے آپ پر حق کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں؛ او راپنے اس چلنے کے وسیلہ سے....." الحدیث۔ اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں ہے۔ اس کو امام نووی اور امام ہیثمی نے ضعیف کہا ہے۔

توسل

دعا کرنے والے کو وہ اسباب یاد کرنے چاہیں جو قبولیت دعا کا سبب بن جائیں

مشروع وسیلہ

ایسی مشروع چیز کا وسیلہ اختیار کرنا جس پر شریعت دلالت کرتی ہو۔ اس کی کئی صورتیں ہیں۔ ان میں سے چند ایک صورتیں یہ ہیں:

اول: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس اسمائے حسنیٰ اور صفات عالیہ کا وسیلہ اختیار کرنا۔ مثلاً کوئی یوں کہے: اے اللہ ! آپ ہی اس کائنات کے مدبر ہیں؛اوریہ تمام امور آپ ہی کے تصرف میں ہیں۔ اے اللہ !آپ کے اچھے اچھے نام اور عالیشان صفات ہیں۔ اے اللہ ! میں آپ کے ہر اس اچھے نام کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں؛ جو آپ نے اپنا نام رکھا ہے۔اس کی دلیل یہ فرمان ہے:[الاعراف 180] ”اور اللہ کے سب نام اچھے ہی اچھے ہیں۔ تو اس کو اس کے ناموں سے پکارا کرو“۔اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ اپنے حال کے مناسب اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی کا انتخاب کیا جائے۔ مثلاً رزق کا متلاشی کہے: اے رزاق! میرے رزق میں اضافہ فرما۔ شفا کا طلبگار کہے: اے شافی ! مجھے شفاء عطا فرما۔ اور اسی طرح باقی امور میں بھی اس کے اسماء حسنی کا وسیلہ دیا جائے۔

دوم : اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے نیک اعمال کا وسیلہ : اس کی دلیل ان تین افراد کا قصہ ہے جو ایک چٹان کے پیچھے بند ہوگئے تھے۔ پھر ان میں سے ایک نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا وسیلہ پیش کیا۔ دوسرے نے ترک زنا کا وسیلہ پیش کیا۔ اور تیسرے نے امانت داری اور مزدور کی اجرت ادا کرنے کے عمل کا وسیلہ پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ان اسباب کی بنیاد پر نجات دیدی۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے۔

سوم: کسی زندہ نیک بزرگ کی دعا کا وسیلہ : جیساکہ اس آیت میں ہے: ” کہنے لگے:ابا ہمارے لیے ہمارے گناہوں کی بخشش مانگیں بےشک ہم خطاکارتھے “۔یعنی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہمارے گناہ معاف کردے۔ اورحضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ: جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے دعا کرتے اور فرماتے: ” اے اللہ ہم تیرے پاس تیرے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا وسیلہ لے کر آیا کرتے تھے تو تو ہمیں سیراب کرتا تھا اب ہم لوگ اپنے نبی کے چچا (عباس رضی اللہ عنہ) کا وسیلہ لے کر آئے ہیں ہمیں سیراب کر“۔
. راوی کا بیان ہے کہ:” لوگ سیراب کئے جاتے یعنی بارش ہوجاتی“۔صحيح: رواه البخاري في الاستسقاء [1010]

چہارم : اللہ تعالیٰ کے سامنے ذلت اور عاجزی اور مسکنت کے اظہار کا وسیلہ : جیسا کہ اس آیت میں ہے: تو اس نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ (بار الہ) میں کمزور ہوں تو میری مدد فرما“۔
اور دوسری آیت میں ہے: [21:83] ” اور ایوب کو (یاد کرو) جب انہوں نے اپنے رب سے دعا کی کہ مجھے تکلیف پہنچ رہی ہے اورتو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے“۔

پنجم: اللہ کی بارگاہ میں اپنی غلطی کا اعتراف اور اپنی حاجت کی پیشی: جیسا کہ اس آیت میں ہے:[قصص28:16]” بولے کہ اے رب میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے تو اللہ نے اُن کو بخش دیا۔ بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے “۔اور دوسری آیت میں ہے: [قصص28:24]”تو موسٰی نے اُن کے لئےپانی پلا دیا پھر سائے کی طرف چلے گئے۔ اور کہنے لگے کہ رب میں اس کا محتاج ہوں کہ تو مجھ پر اپنی نعمت نازل فرمائے“۔

ششم :اعتراف نعمت کا وسیلہ : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے کہ آپ کہیں:۔”اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، نہیں کوئی معبود سوائے تیرے ،تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں، اور میں تیرے عہد اور تیرے وعدے پر قائم ہوں اپنی طاقت کے مطابق میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعے اس چیز کے شر سے جس کا ارتکاب میں نے کیا، میں اقرار کرتا ہوں تیرے سامنے تیرے انعام کا جو مجھ پر ہوا اور میں اقرار کرتاہوں اپنے گناہوں کا، لہٰذا تو مجھے معاف کردے ،کیونکہ تیرے علاوہ گناہوں کو کوئی بھی معاف کرنے والا نہیں ہے“۔جب کوئی شخص اس دعاء کو شام کے وقت صدق دل کے ساتھ پڑھے اور اس دن شام سے پہلے مرجائے، تو جنت میں داخل ہوگا، اور جس نے یہ کلمات صدق دل سے رات میں کہے اور صبح ہونے سے پہلے وہ مرجائے تو جنتی ہے“۔

ہفتم :توحید خالص کاوسیلہ: جیسا کہ اس آیت میں ہے: [الانبیاء۸۷] ” آخر اندھیرے میں (اللہ کو) پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بےشک میں قصوروار ہوں“۔

ممنوع وسیلہ

ایسی چیز کا وسیلہ اختیار کرنا جس کی شریعت میں کوئی دلیل موجود نہ ہو۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔

اول : شرکیہ وسیلہ

اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی انسان کسی نبی یا ولی یا کسی دیگر کی قبر پر جائے اور پھر یوں کہے: میرے آقا! میری مدد کردو۔ مجھے شفا دیدو۔ میری مشکل دور کردو۔یا میری حاجت پوری کردو۔یامیرے دشمن کو تباہ کردو۔یا پھر وسیلہ اختیار کرنے کے لیے اس قبر پر جانور ذبح کرے؛ یا پھر اس قبر کا طواف کرے؛ اس طرح کا دیگر کوئی کام کرے۔

یہ بالکل وہی شرکیہ کام ہے جو مشرکین عرب کیا کرتے تھے۔ جو اپنے من گھڑت معبودوں کو پوجتے؛ اور طرح طرح کی عبادات کرکے ان کی قربت حاصل کرتے۔ اورکہتے : ہم ایسا اس لیے کرتے ہیں کہ یہ بزرگ ہمیں اللہ کے قریب کردیں گے۔ اور یہ بھی کہتے کہ: یہ بزرگ اللہ کی بارگاہ میں ہمارے سفارشی ہیں۔ وہ اپنے ان معبودوں کے متعلق ہر گز یہ عقیدہ نہ رکھتے تھے کہ: انہوں نے ہمیں پیدا کیا ہے؛ یا ہمیں روزی دیتے ہیں۔ یا ان کے نظام کی تدبیر ان کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن انہیں اس لیے پوجتے اور پکارتے تھے کہ وہ ان کے لیے اللہ کی بارگاہ میں سفارش کریں گے۔یہی تو شرک اکبر ہے۔ العیاذ باللہ ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: [الزمر:3],,اور جن لوگوں نے اس کے سوا اور دوست بنائے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں کہ) ہم ان کو اس لئے پوجتے ہیں کہ ہم کو اللہ کا مقرب بنادیں۔ تو جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں اللہ ان میں ان کا فیصلہ کردے گا۔ بےشک اللہ اس شخص کو جو جھوٹا ناشکرا ہے ہدایت نہیں دیتا “۔

دوم : بدعتی وسیلہ

یعنی ایسی چیز سے کا وسیلہ اختیار کرنا جس کا حکم نہ ہی نبی کریم ﷺ نے دیا ہے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے وہ وسیلہ اختیار کیا ہو۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
” جس نے ہمارے احکام میں کوئی ایسی بات ایجاد کی جو اس سے نہ ہو تو وہ مردود اور نامقبول ہے“۔(بخاري)

ہمارے احکام سے مراد : ہماری لائی ہوئی شریعت اور احکام عبادت ہیں۔ اس کی مثال: انسان کسی قبر پر آئے؛ اور صرف ایک اللہ تعالیٰ سے سوال کرے؛ مگر اس بات کا اعتقاد رکھے کہ ولی کے مزار پر دعا قبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔ یا پھر کسی ایسی جگہ یا کونے کو دعا کے لیے خاص کر دے جسے شریعت نے عبادت کے لیے خاص نہ کیا ہو۔

یا پھر اللہ تعالیٰ سے نبی کے حق سے؛ یا پھر ولی کے حق سے؛ یا ان کی جاہ اور مقام و مرتبہ کے وسیلہ سے؛ یا ان کی برکت اور حرمت کے وسیلہ سے ؛ یا ان کی قبر یا مزار کے وسیلہ سے؛ یا اہل ایمان اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے والوں کے وسیلہ سے سوال کرے۔ کیونکہ صحابہ و تابعین اور ائمہ دین نے ایسا وسیلہ اختیار نہیں کیا۔

محترمہ بہن جی

آپ کے بھائی مسجد الحرام میں ادارہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے کارکنان کی یہ دلی خواہش اور دعا ہے کہ آپ کی بیت اللہ کی یہ زیارت اللہ تعالی کی اطاعت گزاری سے بھرپور ہو اور آپ تمام تر بری عادتیں .برے کام چھوڑ دیں اور ڈھیر ساری نیکیاں کما کر لے جائیں

محترمہ بہن جی

آپ نیکیاں اور ثواب کمانے کی رغبت لیے کر مسجد الحرام میں آئی ہیں تو پردہ اور حجاب کے بارہ میں غلطی نہ کھائیں اور آپ ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ آپ اللہ تعالی کے گھر مسجد الحرام میں ہیں اور اللہ تعالی آپ کو دیکھ رہا ہے اور انہیں آپ کی ہر اس چیز کا علم ہے جسے مخلوق میں سے کوئی نہیں جانتا اللہ تعالی اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ ان سے ہر جگہ اور ہر مقام پر حیاء کی جائے

تو پھر مسجد الحرام کے بارہ میں کیا کہہ سکتے ہیں ؟

اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ ہمیں حق بات قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے اور دونوں جہانوں کی کامیابی نصیب فرمائے آمین یارب العالمین.

إخوانكم في :

الرئاسة العامة لشؤون المسجد الحرام والمسجد النبوي

هيئة الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر بالمسجد الحرام

قسم التوعية والإهداء

(اللجنة العلمية).

Attueyah@gmail.com

@attueyah

{ وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا... } النور ۳۱

مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے"۔

اے میری محترمہ بہن

شائع کنندہ

ادارہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر مسجد حرام

ترجمہ

پیر زادہ شفیق الرحمن الدراوی

محترمہ بہن جی

کیا آپ اپنی ماں کی اقتدا نہیں کریں گی؟

میری محترمہ بہن جی، آپ کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (میں اپنے اس گھر میں داخل ہوتی جس میں رسول اللہ ﷺ کی اور میرے ابا جی کی تدفین ہوئی تھی تو میں اپنی چادر وغیرہ رکھ دیتی تھی میں کہتی تھی یہ تو میرے والد محترم اور میرے خاوند محترم ہیں. جب وہاں پر ان کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دفن کیا گیا تو اللہ کی قسم پھر جب بھی میں وہاں پر داخل ہوتی اپنے کپڑوں کو اچھی طرح درست کر لیتی. مجھ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حیاء آتی تھی).

[رواہ احمد والحاکم ،اس کے راوی ثقہ ہیں]

اے زوجہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالی آپ سے راضی ہو جائیں اس سے بڑھ کر کون سا اخلاق ہو گا؟ اور اس حیاء سے اعلٰی کون سی حیاء ہو گی؟ آپ اس انسان سے بھی حیاء کرتی تھیں جو وفات پا گیا اور مٹی کے نیچے چلا گیا.

اے میری محترمہ بہن جی حیاء پاکدامنی کے لیے ایک عنوان ہے.

یہ تو آپ کی ماں کی حیا وشرم کی ایک مثال تھی تو بتاءیں کہ کیا آپ ان کی اس پاکیزہ روش کو اپنائیں گی

آپ کو پردہ کا حکم دینے والا کون ہے ؟؟؟

میری محترمہ بہن جی کیا آپ جانتی ہیں کہ آپ کو پردہ کرنے کا حکم کون دے رہا ہے ؟ یہاں یہ حکم دینے والے خود جل جلالہ ہیں فرمان الٰہی ہے: (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُوراً رَّحِيماً) (احزاب ۵۹)

"اے نبی اپنی بیویوں سے اور اپنی بیٹیوں سے اور مومنین کی خواتین سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر چادریں لٹکایا کریں اس سے بہت جلد انکی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے"

میری محترمہ بہن آپ اللہ تعالی کا حکم ماننے کے لیے کسی تردد میں نہ پڑیں .اللہ تعالی اس پردہ کے بدلہ میں آپ کو پاکدامنی عزت اور حیاء کی نعمت سے نوازیں گے. یاد رکھیں کہ پردہ کرنا اللہ تعالی کے حکم کی اطاعت ہے. تو کیا آپ:

اللہ تعالی کا حکم ماننے کے لیے تیار ہے؟

پردہ کی شروط

صحیح شرعی پردہ میں آٹھ شرائط کا پایا جانا ضروری ہے. جیسا کہ علماء کرام نے انکی وضاحت کی ہے یہ آٹھ شروط درج ذیل ہیں

۱۔ سارے جسم کا پردہ ہو

۲۔ لباس کھلا ہو تنگ نہ ہو

۳۔ کافر عورتوں کے لباس سے مشابہت نہ رکھتا ہو

۴۔ مردوں کے لباس سے مشابہت نہ رکھتا ہو

۵۔ باریک اور شفاف نہ ہو

۶۔ پردہ کا یہ لباس بذات خود زیب و زینت والہ نہ ہو

۷۔ یہ لباس خوشبو دار اور معطر نہ ہو (لباس پر خوشبو استعمال نہ کی جائے)

۸۔ شہرت کا لباس نہ ہو (یعنی ایسا لباس نہ ہو جو شہرت مانے کے لیے پہن جائے)

(الحجاب فی الشرع والفطرۃ کتاب سے ماخوذ ص: ۷۵)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دوزخیوں کی دو اقسام ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا ایک تو وہ جن کے پاس بیلوں کے دموں کی مانند کوڑے ہونگے ؛وہ ان سے لوگوں کو مارتے ہونگے. اور دوسری وہ عورتیں جولباس پہن کر بھی ننگی ہونگی سیدھی راہ سے خود بھٹکنے والیاں اوروں کو بہکانے والیاں؛ ان کے سر بختی اونٹ (اونٹ کی ایک قسم ہے) کے کوھان کی طرح ابھرے ہوئے ہونگے وہ جنت میں نہیں جائیں گی .بلکہ اس کی خوشبو بھی ان کو نہ ملے گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہے"۔ [مسلم ح۵۷۰۴]

حجاب کی مشروعیت پردہ کے لیے ہے زینت اور جاذبیت نظر کے لیے نھیں

✓ یہ شرعی پردہ ہے

✗ یہ بے پردگی ہے پردہ نہیں ہے

أردو

اداره عامہ برائے امور مسجد الحرام و مسجد النبوی

اداره امر بالمعروف ونہی عن المنکر مسجد الحرام

اللہ کے علاوہ کسی کے نام کی قسم نہ اٹھائیں

رب کعبہ کی قسم ؛ اللہ کی قسم ؛واللہ ؛ میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں۔

نبی کے نام کی قسم نہ اٹھائیں ۔ اور نہ ہی شفقت پدری کی قسم اٹھائیں؛ اور نہ ہی نعمت کی اور نہ ہی کعبہ کی اور نہ ہی نبی کریم کے مقام و مرتبہ کی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی قسم اٹھانا چاہتا ہو ؛ اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی قسم اٹھائے یا پھر خاموش رہے ۔ متفق علیہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
﴿وَإِن يَمْسَسْكَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُۥٓ إِلَّا هُوَ﴾
اللہ تم کو کوئی سختی پہنچائے تو اس کے سوا اس کو کوئی دور کرنے والا نہیں"۔

رسول اللہ نے فرمایا:"
جس کسی نے گنڈا لٹکایا ؛ اس نے شرک کیا "۔ صحیح۔ یا رب!

نجومی اور کاہن کے پاس مت جائیے !

رسول اللہ نے فرمایا:" جو کسی کاہن کے پاس گیا؛ اور اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو چالیس دن تک کی اس کی نماز قبول نہیں ہوگی"۔ مسلم ۔

محترم مسلمان بھائی!

آپ کو دونوں راستوں کی معرفت حاصل ہوگئی ۔ان میں سے ایک راہ جنت کی ہے اور دوسری راہ جہنم کی۔ ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ : وہ آپ کو بھی اور آپ کے ہر محبوب انسان کو جنت کی راہ پر چلنے کی توفیق دے ؛اور جہنم کی راہ سے دور رکھے؛ آمین۔ سول اللہ نے فرمایا: "جو کوئی اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہو؛ تو وہ جہنم میں جائے گا۔ اور جو کوئی اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراتا ہو؛ تو وہ جنت میں جائے گا "۔[مسلم]

اداره امر بالمعروف ونہی عن المنکر مسجد حرام .
پیشکش : علمی کمیٹی ؛ برائے تحائف و رہنمائی۔
فون نمبر 012/5739922

حدیث شریف میں ہے ایک آدمی نے اپنی باندی کو آزاد کرنا چاہا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کہاں ہیں ؟ تو اس نے کہا: آسمانوں میں "۔
تو رسول اللہ a نے فرمایا: " اسے آزاد کردو ؛ یہ ایمان والی ہے"۔
[مسلم]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کجاوے کس کر صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جائے:

١۔ مسجد الحرام
٢۔ مسجد نبوی۔
٣۔ مسجد اقصی

قبروں کو مساجد نہ بنایا جائے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
" یہود و نصاري پر اللہ کی لعنت ہو ؛ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیا تھا"۔ متفق علیہ

صرف اللہ کے نام کی منت مانی جائے :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
" جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت گزاری کی منت مانی ہو اسے چاہیے کہ اسے پورا کرے؛ اور جس نے اللہ تعالیٰ کي نافرمانی کی نذر مانی ہو تو وہ اسے پورا نہ کرے"
۔[البخاری]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
وَأَنَّ ٱلْمَسَٰجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا۟ مَعَ ٱللَّهِ أَحَدًا
[الجن:18]. بیشک مساجد صرف اللہ کے لیے ہیں ۔ پس تم اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو"۔

رسول اللہ نے فرمایا:" جو کوئی اس حالت میں مر گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہووہ جہنم میں جائے گا" ۔ بخاري

کعبہ کے علاوہ کسی چیز کا طواف نہیں کیا جاسکتا ۔
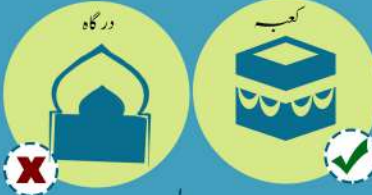
فرمان الٰہی ہے:
ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ (الحج ٢٩)

" پھر چاہیے کہ لوگ اپنا میل کچیل دور کریں اور نذریں پوری کریں اور خانہَ قدیم (یعنی بیت اللہ) کا طواف کریں"۔

قبر والی مسجد میں نماز

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"آگاہ ہو جاؤ جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ اپنے انبیاءاور اولیاء کي قبروں کو مسجدیں بنالیا کرتے۔ پس تم قبروں کو مسجدیں نہ بنانا۔ بیشک میں تمہیں ایسا کرنے سے منع کرتا ہوں"۔ [البخاری]

درگاہ

غیر اللہ کے لیے ذبح نہ کیا جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"اس پر اللہ کی لعنت ہو جو غیر اللہ کے لیے ذبح کرتا ہے"۔
[مسلم]